



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 21 فروری 1997ء بمطابق 13 شوال 1417 ہجری بروز جمعہ المبارک

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۴	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۵	ممبرز کا حلف اٹھانا	۲
۱۰	نئے اسپیکر کا انتخاب	۳
۱۰	نئے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب	۴
۱۸	اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر صاحبان کو ممبرز کا خراج تحسین	۵
۳۶	(گورنر بلوچستان کا حکم)	۶

ساتویں اسمبلی کا پہلا اجلاس

سرکاری رپورٹ

ساتویں بلوچستان اسمبلی کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۳ شوال

۱۴۱۷ھ (بروز جمعہ المبارک) از سر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ اسپیکر ،

یوقت سوا گیارہ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کونٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولانا عبدالمتین انونڈزادہ :-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَأِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ○

ترجمہ :- بسم اللہ الرحمن الرحیم - تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ، بہت
مہربان ، رحم کرنے والا ہے - بدلہ کے دن کا مالک ہے ، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں - ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے ، ان لوگوں کا راستہ جن پر
تو نے انعام کیا - نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے - صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ
جناب اسپیکر معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم - میں اپنی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام
آفیسران اور اہلکاران کی جانب سے تمام نو منتخب اراکین اسمبلی کو جن میں ہمارے پرانے ساتھی
بھی شامل ہیں انہیں رکن اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - اور آپ سب کو اس
ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں - آج پروگرام کے مطابق نو منتخب اراکین اسمبلی حلف عمدہ
اٹھائیں گے - حلف اجتماعی طور پر ہو گا - حلف نامہ تمام معزز اراکین کو مہیا کر دیا گیا ہے -
اس میں خالی جگہ پر آپ اپنا نام درج فرمائیں اور آخر میں اپنے دستخط ثبت فرمائیں - حلف

اٹھانے کے بعد رجسٹر پر باری باری دستخط کریں جو ایوان میں رکھا گیا ہے۔ اب معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر اجتماعی حلف اٹھائیں۔ لفظ میں کے بعد آپ حضرات اپنا اپنا نام لیں گے۔

(جناب اسپیکر کی معیت میں ہال میں موجود معزز نو منتخب اراکین اسمبلی نے

اجتماعی حلف لیا)

جناب اسپیکر اب معزز اراکین اسمبلی سے درخواست ہے کہ وہ آکر رجسٹر پر دستخط

ثبت کریں۔ سیکرٹری اسمبلی نام پکاریں گے۔

(سیکرٹری اسمبلی نے ہر معزز رکن کے نام انکے حلقہ وار نمبر کے مطابق پکارے)

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل پی بی اے کونڈہ ۱

(معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار نثار علی پی بی اے کونڈہ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سعید احمد ہاشمی پی بی اے کونڈہ ۳ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر اللہ داد خیرخواہ پی بی اے کونڈہ ۴

(معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر علی محمد نوتیزی پی بی اے چاٹی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار غلام مصطفیٰ ترین پی بی اے پشین ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر

پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد سرور خان کاکڑ پی بی اے پشین ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر

دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر لہم اللہ خان کاکڑ پی بی ۸ قلعہ عبداللہ ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر بہرام خان اچکزئی پی بی ۹ قلعہ عبداللہ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار حفیظ لونی پی بی ۱۰ لورالائی ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مولانا امیر زمان پی بی ۱۱ لورالائی کم موسیٰ خیل (معزز رکن آئے اور
رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار عبدالرحمان کھیران پی بی ۱۲ بارکھان (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مولانا فیض اللہ آنوندزادہ پی بی ۱۳ ٹوب کم قلعہ سیف اللہ (معزز رکن
آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی شیخ جعفر خان مندوخیل پی بی ۱۴ ٹوب (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مولانا عبدالواسع پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالجبار پی بی ۱۶ سی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مولوی نصیب اللہ پی بی ۱۷ سی کم زیارت (معزز رکن آئے اور رجسٹر
پر دستخط ثبت کیئے۔)

جناب اسپیکر نوابزادہ حیر بیار مری اب حلف اٹھائیں گے۔ معزز رکن نے جناب اسپیکر کی
معیت میں حلف اٹھایا۔

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ حیر بیار مری پی بی ۱۸ کولہ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی پی بی ۱۵ ڈیرہ بگٹی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر جان محمد جمالی پی بی ۲۰ جعفر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر فائق علی جمالی پی بی ۲۱ جعفر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ پی بی ۲۲ جعفر آباد کم نصیر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار فتح علی عمرانی پی بی ۲۳ نصیر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر عاصم کرد (گیلو) پی بی ۲۴ بولان کچی ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار چاکر خان ڈوکی پی بی ۲۵ کچی ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی نواب ذوالفقار علی گمسی پی بی ۲۶ جھل گمسی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار بہادر خان بنگلزی پی بی ۲۷ مستونگ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی پرنس موسیٰ جان پی بی ۲۸ قلات کم مستونگ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر اسرار اللہ زہری پی بی ۲۹ قلات (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی ڈیرہ عبدالخالق پی بی ۳۰ خضدار ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد اختر جنگل پی بی ۳۱ خضدار ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر

دستخط ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی میر محمد اسلم گچکی پی بی ۳۲ آواران (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی پی بی ۳۳ ناران (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر

دستخط ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی پی بی ۳۵ لہیلہ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر

دستخط ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر اسد اللہ بلوچ پی بی ۳۶ پتنگور (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی سید احسان شاہ پی بی ۳۷ کچ ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت

کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد اسلم بلیدی پی بی ۳۸ کچ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد علی رند پی بی ۳۹ کچ ۳ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالغفور کھٹی پی بی ۴۰ گوادر (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔

سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر نورا چند، ہندو اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیے۔

سیکرٹری اسمبلی مسر شوکت بشیر مسج، عیسائی اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر
در دستخط ثبت کیے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسر سترام سنگھ، سکھ پارسی اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر
در دستخط ثبت کیے۔)

جناب اسپیکر پروگرام کے مطابق اراکین اسمبلی مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء بوقت سہ پہر عین
بجے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب عمل میں لائیں گے۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے لئے
پرچہ نامزدگی آج مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء کو ایک بجے دوپہر تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع
کرائے جاسکتے ہیں۔ شکریہ۔

اب اسمبلی کا اجلاس آج بوقت ۳ بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے
(گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس سہ پہر عین بجے تک ملتوی ہو گیا)

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ عین بجکر پندرہ منٹ سہ پہر زیر صدارت جناب اسپیکر
وحید بلوچ شروع ہوا)

طلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولانا عبدالمتین انجمن زادہ۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ق وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ر وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ق وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

ترجمہ :- اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ، زندہ ہے ، سب کو تھامنے والا ، نہ اسے اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ، کون ہے جو سفارش کرے ؟ اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر ، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے ، اور جو ان کے پیچھے ہے ، اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے اس کے علم میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے ، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو ، اس کو ان کی حفاظت نہیں تھکتی ، اور وہ بلند مرتبہ ، عظمت والا ہے ۔

جناب اسپیکر ارکان اسمبلی حلف عمدہ اٹھائیں گے اگر کوئی ہو تو ۔ جنہوں نے اب تک حلف نہیں اٹھایا ۔

(کوئی معزز رکن نہیں تھا)

جناب اسپیکر اسپیکر کے عمدے کے لئے صرف ایک پرچہ نامزدگی جناب میر عبدالجبار خان کا موصول ہوا ہے جس کو جناب بسم اللہ خان کاکڑ ، نوابزادہ سلیم اکبر خان بگٹی اور سردار اختر میٹگل ارکان اسمبلی نے نامزد کیا ہے ۔ اس طرح اسپیکر کے عمدے کے لئے واحد امیدوار جناب میر عبدالجبار خان ہے لہذا میں اس کو اسپیکر کے عمدے پر بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں (ڈیسک بجائے گئے)

اس سے قبل کہ میں ان کو حلف عمدہ دوں میں چند الفاظ آپ دوستوں سے کہنا

چاہتا ہوں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز و محترم ارکان اسمبلی

السلام علیکم

میں آپ تمام حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام نے آپ کو اپنی نمائندگی اور سیاسی قیادت کے لئے منتخب کر کے اس باوقار ایوان میں بھیجا ۔ یہاں کے عوام کو آپ کی صلاحیت ، تدبیر ، دیانت اور بصیرت پر اعتماد ہے ۔ انہوں نے اس یقین کے

ساتھ آپ کا انتخاب کیا ہے کہ آپ اس ایوان میں بیٹھ کر ان کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مسائل حل کریں گے۔ ان کی زندگی میں مثبت اور نہنگوار تبدیلیاں لائیں گے اور بلوچستان کو سیاسی، اقتصادی اور سماجی ترقی سے ہمکنار کرنے اور یہاں کے ماحول کو عوامی امنگوں، آرزوؤں اور تمنائوں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے تاریخی کردار ادا کریں گے۔ میں معزز ایوان میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

محترم ارکان اسمبلی! اس ایوان کی حیثیت ایک سیاسی ادارہ کی ہے۔ جہاں منتخب سیاسی رہنماؤں کو یہ مواقع حاصل ہیں کہ وہ وطن عزیز بلوچستان اور اس کے عوام کو درپیش امور مسائل کی نشاندہی کریں۔ اور ان پر سیاسی انداز میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اور ان پر مشترکہ سوچ و بچار کر کے ان کا موزوں حل دریافت کرتے ہیں۔ اس سیاسی غور و فکر کے نتیجے میں لازمی قوانین بنائے جانے کا فریضہ بھی اس منتخب ادارہ میں سرانجام پاتے ہیں۔ منتخب ہونے کے بعد ارکان اسمبلی کا کام ختم ہونے کی بجائے ان کی ذمہ داریوں کا ایک اہم، طویل اور محنت طلب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں روایتی انداز اپنانے، محض وقت گزاری اور اپنے حکمرانی کو طوالب بحثنے کی حکمت عملی اختیار کرنے سے ہمارے عوام کی تسلی و تسنی ہرگز ممکن نہیں۔ بلکہ سیاسی انداز فکر و حکمت عملی اپنا کر انہیں درپیش مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے مثبت اور عملی اقدامات سے ہی انہیں مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ اس ایوان میں آج کے اجلاس کا فائدہ لیتے ہوئے میں آپ حضرات کی توجہ ماضی کے چند ایسے سیاسی و تاریخی حقائق کی طرف مبذول کرانا ہوں جن کا اس معزز ایوان کی تشکیل و قیام سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ جس ایوان میں آج آپ حضرات تشریف فرما ہیں یہ ہمیں تحفہ عطا نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے قیام کے پس منظر ایک طویل منظم، متحرک، دلیرانہ اور قربانیوں سے بھرپور تحریک و جدوجہد کارفرما رہی ہے۔ قیام پاکستان کے وقت ہی سے دیگر قومی وحدتوں میں اسمبلیاں پہلے ہی سے موجود تھیں۔ ان کے، جمود کو برقرار رکھا گیا۔ مگر بعد ازاں پاکستان میں اپنے انضمام کے باوجود بلوچستان اس حق سے بہرہ ور نہ ہو سکا، شمولیت کی اجراء ہی سے بلوچستان کے نامور

جمہوریت پسند اور وطن دوست سیاستدانوں نے یہاں کے عوام کے حقوق کے حصول کے لئے آوازیں بلند کیں۔ اور مختلف ادوار میں مختلف وطن دوست، قوم دوست اور جمہوریت پسند سیاسی پارٹیاں اور تنظیمیں تشکیل دیں۔ بلوچستانی عوام کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی حقوق و قومی برابری کی حیثیت کے حصول کی خاطر مختلف النوع جدوجہد کی بنیادیں ڈالیں۔ اور ان سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تحریکیں چلائی گئیں۔ ان سیاسی قائدین اور ان کی قیادت میں تشکیل یافتہ پارٹی نے رسوائے زمانہ ون یونٹ کو چیلنج کیا۔ اس کے خلاف اپنے عوام کی بے پناہ حمایت سے جدوجہد کی، جس کی پاداش میں ان سیاسی اکابرین کو ہمہ گو نہ اذیتیں اٹھانی پڑیں، انہیں قید و بند اور دیگر ظالمانہ و جابرانہ صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سیاسی کارکنوں اور نوجوانوں کو پابند سلاسل رکھا گیا اور انہیں گولیوں اور کڑوں کا مستحق قرار دیا گیا اور ہماری عورتوں اور بچوں کو بھی یہ مظالم سنبھلنے پڑے، عہد و پیمان اور قسم و قرآن کی تہقیر کر کے ہمارے بزرگ سیاسی اکابرین کو پھانسیاں دی گئیں، جبر و شقاوت کی صورت میں یہ اور اسطرح کی دیگر بہت سی عنایات روا رکھی گئیں۔ مگر حقوق دینے میں ذرا سی پیش رفت نہ کی گئی۔

معزز اراکین میں یہ حقیقت ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے قائدین، کارکنوں اور عوام کی انہی بے پناہ اور شاندار قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجے میں ون یونٹ کو زوال آیا۔ بعد ازاں ۱۹۷۰ء میں پہلی بار صوبائی حیثیت دیکر بلوچستان کو ایک علیحدہ قومی وحدت تسلیم کیا گیا اور اسطرح اس محترم ایوان کے قیام کا مشرہ سننے کو ملا۔ اس مرحلہ کو اس کے خشتِ اول کا درجہ حاصل ہے۔ ون یونٹ کے زوال کے اعلان کے ساتھ ہی اس ملک میں پہلی بار ہون میں ون ووٹ کے تحت انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ ان انتخابات میں بلوچستان کے عوام نے تحریک کے قائدین اور ان پر مشتمل سیاسی پارٹی کو بطور خراج عقیدت زبردست اور واضح اکثریت سے نوازا۔ انہیں اکثریت کے ساتھ منتخب کر کے پہلی بار نمائندہ ایوان کی تشکیل اور اس کی قیادت کا فریضہ سونپا اور آج تک انہیں قربانیوں اور بے مثال و بے داغ سیاسی کردار کی بدولت ہر نام و عنوان اور ہر قدم پر ان کے تائید و حمایت میں پیش پیش رہے ہیں۔

میں یہ حقیقت بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمہ صورت آمریت کے خلاف شاندار عوامی جدوجہد پر نتیجہ نمائندہ جمہوری ایوانوں کے قیام و تشکیل کے باوجود پاکستانی عوام کو وہ مقاصد حاصل کرنے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی، جن کے لئے یہ وجود میں لائے گئے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ہمارے ہاں جمہوری سوچ و ذہن کا فقدان اور جمہوری عمل کے تسلسل میں بے جا مداخلت و مہونہا کی غیر جمہوری و غیر اخلاقی و غیر آئینی کارروائیاں رہی ہیں۔ اس طرح سے اس ایوانوں کی بار بار بے حرمتی اور تحقیر نے عوامی مقاصد کے حصول اور ان کے مسائل کے حل میں مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اور بعض اوقات انہیں ناکامی سے دوچار کر دیئے ہیں۔

ان مذکورہ قومی و صوبائی ایوانوں کے حوالے سے یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۷۳ء میں پہلی بار ملک کو عوامی نمائندوں نے ”آئین“ بنا کے دیا۔ مگر خود اس ”آئین“ کے خالق نے اور بعد ازاں دیگر قوتوں نے اس کو کبھی قابل عمل اور قابل تقلید و پیروی نہ سمجھا اور ہر حاکم و آمر نے اس کو یکسر معطل کر دیا۔ یا پھر اس میں حسبِ منشاء ترامیم کر کے اس کی اصل رُوح اور اساس کا حشر نشر کر دیا۔ اور المیہ یوں ہے کہ اپنے ان تمام اعمال سیاہ کے لئے بھی اکثر ان محترم و مقدس ایوانوں کی بگڑی ہوئی صورتوں کو استعمال میں لایا گیا جس سے ہمارے عوام کا اپنے نمائندوں اور خود ان نمائندہ قومی اداروں پر سے اعتماد مستزل ہو گیا۔ جسے بحال کرنے کی اشد ضرورت ہے اور یہ ضرورت آپ نے اور دیگر قومی ایوانوں میں موجود منتخب ارکان نے ہی ترجیحی بنیادوں پر کرنا ہے۔ اسی پر جمہوری نظام و عمل کے استحکام اور استقامت کا دارومدار ہے۔

محترم رفقاء! بلوچستان کے عوام کے سیاسی، سماجی، معاشی، اقتصادی و تعلیمی حقوق اور قومی برابری کے حصول اور ہر طرح کے استحصال و بدعنوانیوں سے پاک معاشرہ کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والی سیاسی قوتوں کے محاذ کے ایک نامور، متحرک اور ہر اول حیثیت کے تنظیم اور پارٹی کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے میری ذات کا بھی اسی تحریک اور جدوجہد سے

ایک گہرا رشتہ اور اپنی بساط اور صلاحیتوں کے مطابق ایک سرگرم کردار رہا ہے۔ اس تنظیم میں کام کرتے ہوئے میں نے سیاسی اداروں اور forums کے احترام کا درس حاصل کیا ہے۔ سیاسی تربیت کے ساتھ ساتھ ہم نے نظم و ضبط، تنقید برداشت کرنے اور صلح جوئی کی تربیت بھی حاصل کی ہے۔ یہ اوصاف سیاسی رہبری کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جدوجہد کے کٹھن اور پرچار مراحل سے گذر کر ہم نے سیاسی پختگی حاصل کی ہے۔ اس لئے سبکدوش ہونے والی اسمبلی کے لائق احترام ارکان نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے جب مجھے اس منصب کے لئے جوہر لحاظ سے جلیل القدر، باوقار اور محترم ہے۔ اور یہ ایک آزمائشی سلسلہ بھی منتخب کیا تو باوجود یہ کہ اس طرح کے ایوان کو باقاعدہ طور پر چلانے کا یہ تجربہ نیا تھا، مگر اپنی سیاسی پس منظر، تربیت اور تجربہ کی بدولت کسی مرحلہ پر مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا اور نہ ہی اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بکھننے اور نبھانے میں کوئی قابل ذکر دقت محسوس ہوئی۔

اسپیکر کی حیثیت سے اپنی جماعتی وابستگی کے باوجود ہر قسم کی ذاتی، سیاسی اور جذباتی وابستگیوں سے بالا رہ کر ملک کے آئین و قانون، اسمبلی کے قوانین و قواعد اور اعلیٰ ترین پارلیمانی اقدار و روایات کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میرا اولین فریضہ اور میرے منصب کا تقاضا تھا۔ میں نے پورے اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ اپنے اس منصب کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی اور مکمل غیرجانبداری کے ساتھ پارلیمانی، جمہوری عمل کو آگے بڑھانے اور اس ایوان کی مجموعی کارکردگی کو قانون، آئین اور عوامی امنگوں سے ہم آہنگ رکھنے پر توجہ دی۔ اس ضمن میں اس امر کا ذکر کرتا چلوں کہ ملک کے دیگر تمام مقتدر نمائندہ ایوانوں کے مقابلے میں بلوچستان اسمبلی میں مجموعی کارکردگی بہتر اور ارکان اسمبلی کا آپس میں رویہ نہایت شائستہ اور باہمی احترام کا مظہر رہا ہے۔ انہی اقدار کی بدولت اس ایوان کو تقابلی لحاظ سے خصوصی درجہ حاصل رہا ہے۔ اس پر امن شائستہ باہمی احترام اور افہام و تفہیم کے جذبات پر قائم فضا کو ایوان کے اندر برقرار رکھنے کے لئے بعض اوقات قدرے سخت اور وقتی طور پر ناخوشگوار اقدام اٹھانے پڑ گئے تھے۔ شاید میرے ان اقدامات سے متعلقہ رکن اسمبلی یا پھر شاید

ان کی متعلقہ جماعت رنجیدہ اور دلگیر ہو گئے ہوں گے جس کے لئے میں واضح یقین دلاتا ہوں کہ یہ اقدامات اور کارروائی بد معنی پر ہرگز ہرگز مبنی نہ تھیں۔ بلکہ اس ایوان کے تقدس اور اسکے روایتی و تاریخی اقدار کی بحالی و برقراری کے لئے یہ امر مجبوری اٹھانے پڑے تھے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان پر معزز ارکان ملول نہ ہوں گے۔ اور آئندہ بھی اس ایوان کے اقدار و روایات کا نہ صرف اسپیکر صاحب بلکہ ہر رکن اسمبلی حتی المقدور نگہبانی اور احترام کریں گے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ نئی منتخب اسمبلی میں سینئر اور تجربہ کار پارلیمنٹریوں کے ساتھ نئے ارکان بھی منتخب ہو کر آتے ہیں۔ ان حضرات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئے آنے والے ارکان کی نہ صرف پارلیمانی تربیت میں مدد فرمائیں گے بلکہ ان کے خیالات، تجویز اور سفارشات کو سنجیدگی کے ساتھ اور مثبت انداز میں اہمیت دے کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

معزز ارکان! آج جن ملکی اور بین الاقوامی، سیاسی، جغرافیائی، معاشی اور اقتصادی پس منظر میں ہمارے جفاکش اور ستم رسیدہ عوام نے آپ کو اپنے دکھوں اور مسائل و مشکلات کا مداوا بنا کر حق نمائندگی بخشا ہے، میں آپ حضرات کے سامنے ان مصائب کے بارے میں کوئی انکشاف کرنا نہیں چاہتا بلکہ محض یاد دہانی کو اپنا فرس کچھ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے عوام بہت ہی مظلوم الحال، مظلوم اور محرومیت کے شکار ہیں۔ یہ آپ سے ڈھکی چھپی نہیں۔ براہ کرم اس ایوان میں زیادہ سے زیادہ وقت دیں، غور و فکر فرمائیں، قانون سازی میں بھرپور حصہ لیں، بحث برائے بحث اور مخالفت برائے مخالفت سے گریز ہی نام ہے وقار و شائستگی کا۔ میں نہایت معذرت و انکساری کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ جو وعدے وعید آپ نے یا آپ کی جماعت کے منشور کے حوالے سے کی گئی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمل کر دکھانے کا موقع فرام کر دیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیے اور بلوچستان کی قومی وحدت اور اس کے عوام کی عملی خدمت کے لئے اس ایوان میں اپنی موجودگی کو غنیمت اور فیض بخش بنانے کی پوری پوری سعی فرمائیے۔ عوام نے اپنی مقدر کی رسی آئندہ پانچ سال کے لئے آپ کے ہاتھوں دی ہے۔ اس مقدر کو خوشگوار اور تعمیری طور سے بدلنا آپ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ

آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے اکثر حضرات کی اپنی پارٹی کے توسط سے سیاسی و انتظامی تربیت بھی ہو چکی ہے۔ اس لیے یہ کھنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ بہتر نمائندگی اور خدمت کر سکیں گے کیونکہ آپ نہ صرف عوامی عدالت میں بلکہ اپنی اپنی پارٹی کے اداروں اور قائدین کو بھی جوابدہ ہونگے۔ ہماری دعائیں اور عوام کی نیک تمنائیں آپ کی رہنمائی کریں گے۔

حضرات! جہاں تک ۱۹۹۳ء میں منتخب ہونے والی اسمبلی کا تعلق ہے اس کی کارکردگی ایوان میں منظور کیے گئے قوانین کے حوالے سے بیان کرنے سے پہلے میں یہ کھنا چاہوں گا کہ اس ایوان نے عوام کے جمہوری حقوق کی حفاظت اور جمہوری طرز عمل، اقدار اور روایات کے استحکام کے سلسلے میں اپنا کردار نہایت محنت اور جمہوری و سیاسی جذبے کے ساتھ ادا کیا۔ صوبے کے عوام کی نمائندگی اور ان کے مفادات کی حفاظت کی پوری پوری کوشش کی۔ خدا ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے۔ ان کاوشوں کے ضمن میں نہایت اختصار سے یہ بیان کرنا لازمی ہے کہ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے اکتوبر ۱۹۹۶ء تک کے عین سالوں کے دوران بلوچستان اسمبلی نے اٹھارہ بلوں کی منظوری دے کر انہیں قوانین کی حیثیت دی، (۲۶) چھبیس تھارک ایک استحقاق اور (۳۵) پینتالیس تھارک التواء کو اجلاس میں منٹایا۔ صوبے اور اس کے عوام کے مفادات کی حفاظت کے لئے (۶۶) چھبیس تھارک سرکاری و غیر سرکاری قراردادوں کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ اراکین اسمبلی کے (۳۰۰) چار سو سوالات کے جوابات پیش کیے گئے اور وقتاً فوقتاً درپیش آنے والے اہم مسائل کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کیں۔ مذکورہ امور کے علاوہ بطور اسپیکر ہم نے اس ایوان کو بین الاقوامی و پارلیمانی forum پر متعارف کرانے کی اپنی محدود وسائل و دسترس کے باوجود کافی کوششیں کیں۔ جس میں خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ اندرون ملک ہر ملکی و بین الصوبائی اسپیکرز اجلاس اور پارلیمانی اجلاس، کانفرنسوں میں بھرپور نمائندگی کر کے ایوان کی کارکردگی کو اجاگر کرنے کے علاوہ بین الاقوامی پارلیمانی کانفرنسز اور سیمینارز وغیرہ میں شرکت و نمائندگی کر کے اس نو عمر ایوان کو وقار کے ساتھ ان

پارلیمانی اداروں میں متعارف کرایا۔ میری بطور اسپیکر نمائندگی میں ۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو کینیڈا میں منعقدہ "کامن ویلتھ پارلیمنٹیشن ایسوسی ایشن" میں ایوان کو رکیت حاصل ہوئی جسکے نتیجے میں صوبائی اراکین اسمبلی کو دیگر جمہوری ممالک کے پارلیمنٹین سے مل بیٹھنے، گفتگو کرنے اور ان کے پارلیمانی و جمہوری تجربات اور کاوشوں کے بارے میں آگاہی کے مواقع حاصل ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کولمبو (سری لنکا) اور کوالالمپور (ملائیشیا) میں آئی ایس ایس اور پی ایس ایس۔C.P.A. کانفرنس میں بلوچستان اسمبلی کی بھرپور نمائندگی کی گئی۔ آسٹریلیا میں منعقدہ C.P.A. کانفرنس میں بھی نمائندگی کرتے ہوئے متمدن اور ترقی یافتہ پارلیمانی اداروں کے وفد اور اراکین سے استفادہ حاصل کرنے کے مواقع حاصل کیئے گئے۔

محترم حضرات! آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عنایت کردہ اس اعزاز پر اپنے اس عاجزانہ انساب کا اظہار کرتا ہوں کہ اس ذات نے مجھے اس ایوان میں عین سال تک خدمات کرنے کا موقع دیا اور اس بات پر بھی کہ آج ایک منتخب ہاؤس سے خطاب ہونے کا اعزاز بخشا۔ میں نونائب اسپیکر جناب میر عبدالجبار خان کو ان کے انتخاب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ عوام کی امیدوں پر پورا اتریں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ صوبے اور اس کے عوام کی شاندار خدمت کر کے سرخروئی حاصل کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان کے معزز ارکان اور بلوچستان کے لائق اور باصلاحیت آفیسران اور اہلکاران کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ معزز ایوان نئے اسپیکر صاحب کی رہنمائی میں آئندہ بھی اپنی اعلیٰ روایات و اقدار کو قائم رکھے گا اور انہیں مزید استحکام دے گا۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

شکریہ — بلوچستان زندہ باد پاکستان پائندہ باد

(اس موقع پر سابقہ اسپیکر جناب وحید بلوچ صاحب نے نونائب

اسپیکر میر عبدالجبار صاحب سے حلف لیا)

جناب میر عبدالجبار صاحب اسپیکر کی کرسی پر متمکن ہوئے)

جناب اسپیکر ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے صرف ایک پرچہ نامزدگی جناب مولوی نصیب اللہ خان کا موصول ہوا جن کو جناب مولانا اللہ داد شیرخواہ، مولانا امیر زمان اور سردار فتح علی عمرانی نے نامزد کیا ہے۔ اس طرح ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے واحد امیدوار جناب مولوی نصیب اللہ خان ہے لہذا میں ان کے ڈپٹی اسپیکر کے عہدے پر بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ (ایوان میں معزز اراکین نے تالیاں بجائیں)

اب میں جناب مولوی نصیب اللہ سے گزار کرونگا کہ وہ یہاں آکر ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف اٹھائیں۔

(مولوی نصیب اللہ صاحب آئے اور جناب اسپیکر (میر عبدالجبار صاحب) کے معیت میں ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف لیا۔)

جناب اسپیکر میں معزز ارکان سے گزارش کرونگا کہ اگر کسی معزز رکن نے اپنے خیالات کا اظہار فرمانا ہو تو فرما سکتے ہیں۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی جناب اسپیکر سب سے پہلے تو میں اپنے اور اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر اور مولانا صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کروں گا کہ آپ سب اراکین اسمبلی کو اسی طرح ساتھ لیکر چلیں گے اور اسی طرح ان سے انصاف کریں گے جیسا کہ سبکدوش ہونے والے اسپیکر وحید بلوچ نے انہیں ساتھ لیکر چلا تھا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر و جناب ڈپٹی اسپیکر، مولانا صاحب، ممبران اسمبلی السلام و عظیم! جناب میں آپ کو اور مولانا صاحب کو بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کو اسلئے بلا مقابلہ چھوڑا ہے یہ نامینیشن فارم ہے ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ یہ نامینیشن فارم ہمارا چونکہ جمہوری حق تھا۔ چاہے ہم ایک ممبر ہوں اسوقت ہم

سولہ ہیں بلکہ ہم نے فیصلہ کیا تھا نامنیشن جمع کرائیں گے۔ بلوچستان کی روایت بلوچستان کا کلچر ہم نے دیکھ کر فیصلہ کیا کہ ہم کیوں پہل کریں ہم نے اس کو جمع کرنے کی بجائے ہم نے آپ کو بلا مقابلہ منتخب ہونے کا موقع دیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ پارلیمانی روایات اور بلوچستان کے کلچر اور اس معزز فورم کو آسان طریقے سے چلائیں گے اور ساتھ ساتھ میں مولانا صاحب سے بھی گزارش کرونگا کہ وہ بھی آپ کے نقش قدم پر چلیں گے کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے اور ہماری گزارش ہے کہ آپ اس ادارے میں پارلیمانی روایات کو مد نظر رکھ کر اس کو احسن طریقے سے چلائیں گے بلکہ ہم نے آج یہ فیصلہ کیا کہ آپ اس روایت کے مطابق ہمیں ساتھ لیکر چلیں گے کیونکہ جمہوریت میں جیو اور جینے دو کے دو راستے ہیں۔ آپ خود بھی جینیں گے ہمیں بھی جینے کا حق دیں گے۔ اور امید کرتے ہیں کہ آپ دن دے ٹریفک نہیں چلائیں گے اور ہم مولانا صاحب سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ جمعیت کے پلیٹ فارم Plat Form سے ہٹ کر ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ چلائیں گے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر صاحب اور محترم ممبران صوبائی اسمبلی جناب ڈپٹی اسپیکر میں اپنی پارٹی پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اپنے پارٹی کے رہبران، اپنے پارٹی کے ممبران اور اپنے قوم پشتون اور تمام صوبے کے جمہوری عوام کی طرف سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کو اس صوبے کے عوام نے یہاں منتخب کیا تاکہ آپ اس صوبے کی سیاسی اقتدار کے ذریعے اس صوبے کی سیاسی، معاشی، سماجی حقوق کا تحفظ بھی کریں اور اس صوبے کو ترقی بھی دینگے۔ ایسی صورت میں جناب اسپیکر ہمارے اس اسمبلی کے سبکدوش ہونے والے اسپیکر نے تاریخ مختصر الفاظ میں بیان کی لیکن انہوں نے کچھ چیزوں کا ذکر نہیں کیا۔ ان کو جنرل ٹرمز General Terms میں رکھا، وہ یہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ ہمارے ہاں اس صوبے کے تاریخی فیکٹس Socio-Historical Facts ہیں۔ ہمارے رہبران نے مل کر انگریز کے خلاف جدوجہد کی اور ہمارے لئے قومی اور جمہوری اقتدار حاصل کرنے کے لئے مشکلات سے دو چار ہیں اس میں یہاں ہمارے اسپیکر صاحب نے نام نہیں لئے میں لونگ۔

خصوصی طور پہ خان عبدالصمد خان اچکزئی، میر بزمجو صاحب یہ ان کے راہنما تھے اور یہ دو قوموں کی نمائندگی کرتے تھے۔ انگریز کو جس طرح یہاں سے نکالا گیا اس کے بعد ہمارے اس ملک پاکستان میں ایسے حالات بنے کہ اس پہ افسوس کیا جا سکتا ہے کہ اس میں ہمارے ملک کے حقائق کے خلاف ہمارے ملک میں یہ ملٹی نیشنل ملک ہے۔ اس میں پشتون، بلوچ، سندھی، پنجابی اور یہاں اس کے جمہور رہتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہاں ایک ایسا آئین بناتے کہ وہ ان تمام حقائق کو رفلیکٹ **Reflect** کرتے اور ان مسائل کو حل کرتے لیکن بد قسمتی یہ ہوئی کہ نہ وہ آئین بن سکا ان صوبوں کے مطابق اور نہ ملک کے عوام کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اس کو صحیح معنوں میں بنا سکتے اور اس طرح یہ جو آج پاکستان جس بحران میں ہے اس کے اسباب وہاں سے ہیں۔ بعد میں ون یونٹ کی تشکیل ہوئی اور ون یونٹ کے خلاف بھی ہمارے نمائندوں نے قربانیاں دیں اور جیسا کہ آپ نے یہاں فرمایا جناب اسپیکر صاحب اسبکدوش ہونے والے اسپیکر نے فرمایا کہ یہاں بڑی مشکلات ہمارے لوگوں کو درپیش ہوئی اس کے بعد عوام کی قربانیوں سے یہاں ون یونٹ **Distinguish** کیا گیا لیکن اس میں جو کچھ ہوا لیکن ہم پشتون قوم کو اس اصول کے مطابق نہیں دیئے گئے جس اصول کے مطابق ملک کے دوسری رہنے والی قوموں کو دی گئی اور یہ صوبہ ۱۹۷۰ء کو قائم کیا گیا اور اس کے کچھ حقائق ہیں۔ حقائق بالکل یہ ہیں کہ یہ دو قوموں کا صوبہ ہے۔ اسے میں سے آج اس طرح لونگا کہ آپ نکھیں کہ ہم زیر و سے شروع کریں گے۔ نئی ابتداء کرتے ہیں۔ اس وقت بھی اگر ہماری لیڈر شپ ہماری صوبے کے حقائق کو تسلیم کرتے اور اس صوبے کو چلاتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ برابری کی بنیاد پہ بھائی چارہ قائم ہو، جمہوریت کے اہم اصولوں کے مطابق ہماری زندگی چلے لیکن جو کچھ ہوا ہے اور عینی کے بغیر میں یہ کہونگا کہ لاہور کی طرف سے بھی حکمرانوں یعنی آپ نے دیکھا کہ ہمارے صوبے نے بھی اس نے بھی **Suffer** کیا ہے اور تمام ملک نے بھی **Suffer** کیا۔ ایسے حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں ہم تمام پارٹیوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ تمام ممبران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جناب اسپیکر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جناب ڈپٹی اسپیکر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ لیکن یہ مبارکباد

مکافات عمل کے مطابق ہے۔ اگر ہم واقعی اپنے حقائق کو مانیں تسلیم کریں مسلمہ جمہوری اصولوں بلکہ میں یہ کونگا مسلمہ قومی جمہوری اصولوں کے مطابق اس صوبے کو چلانے کی ہم کو شمش کریں۔ یہ اسمبلی اور اس اسمبلی سے بننے والی گورنمنٹ تو اس میں ہمیں یہ یقین ہے کہ ہم واقعی ہم اس صوبے کو بھی چلا سکیں گے اور ملک میں بھی یہ بات ایک حقیقت ہے سچ حقیقت ہے اور ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ ملک کے آئین میں جو کچھ دیا گیا تھا اس پر بھی کبھی عمل نہیں کیا گیا اور اس میں ہمارے صوبے کو ہر فیلڈ Field میں سفر Suffer کرنا پڑا۔ بجٹ میں پراجیکٹس میں، سروسز میں بالکل ہمیں کوئی حق نہیں دیا گیا اور میں یہ کہنے میں اب میں نہیں سمجھتا کہ کسی گورنمنٹ، کسی پارٹی نے نہیں حتیٰ کہ آپ کو علم ہے کہ کونسل آف کامن انٹریٹ جو آئینی ادارہ ہے اور یہ آئینی ادارہ باقاعدہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہیں اور پارلیمنٹ کے جو اینٹ سیٹنگ میں پالیسیاں بنائی جاتی ہیں، آئین کے تحت جوائنٹ سیٹنگ کونسل آف کامن انٹریٹ اور پھر اس کے سابق کنکرنٹ لسٹ میں جو ہمارے آپ سمجھیں مینسرل ہے، ریلوے ہے، کنکرنٹ لسٹ کے پارٹ 2 Part میں کبھی بھی اس نے اس کے بارے میں اسلام آباد میں کبھی بھی فیصلہ آئین کے مطابق نہیں ہوا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا صوبہ تمام ملک کے مقابلے میں زیادہ غریب اور پسماندہ ہے۔ یہ سب بائیں ہماری طرف سے تمام پارٹیوں کے بارے میں ہے۔ میں استا عرض کروں گا کہ ہمارا رویہ بالکل جمہوری اصولوں کے مطابق ہو گا۔ آپ کا جو رویہ ہے جس طرح رویہ آپ کا ہو گا اگر وہ قومی جمہوری اصولوں کے مطابق ہو گا تو ہمارا رویہ اسی اصول کے مطابق آپ کے ساتھ ہو گا اور اگر کسی کا رویہ قومی جمہوری اصولوں کے خلاف ہو گا جو یا قوموں کے شخص قوموں کی حیثیت قوموں کی شراکت اقتدار جمہور شراکت اقتدار عوام کے مساوات عوام کے معاشی جمہوری مساوات کے خلاف کوئی بھی جس حد تک عمل کرے جس حد تک ہو گا اس کو انگریزی میں کہتے ہیں In corporation to that ہمارا رویہ لیکن قومی جمہوری اصولوں کے مطابق ہو گا، کوئی ناحق کام جب آپ کریں گے کوئی بھی کریگا تو ہم اس کے مقابلے میں ناحق نہیں کریں گے

لیکن حق کریں گے۔ یہ مجموعی جناب اسپیکر تمام پارٹیوں سے میں ریکوسٹ Request کرونگا کہ آپ آئیں ہم اس صوبے کے لئے بہت سی چیزیں تفصیلات میں اس پر بات کریں گے، پالیسی قوانین میں کے ایڈمنسٹریشن بیورو کریسی منگانی بیروزگاری یہ سب چیزیں ہم اگر یہاں بھائی چارے سے برابری سے اصولوں کے مطابق عدل کے مطابق یہاں ہم حل کرنے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ وہ حل ہونگے، اگر نہیں کریں گے تو تاریخ کی ذمہ داری ہم پر ہوگی لیکن وہ جو بھی اس سے مکر جائیں گے ذمہ داری ان کی ہوگی۔ بہر صورت یہ تو ابتداء ہے آئندہ کے لئے ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم سب مل کر اصولوں کے مطابق اس صوبے کو بھی چلائیں گے اور اس ملک کو بھی چلائیں گے۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر شکر یہ مندو خلیل صاحب۔ I will give the floor to Jan

Mohammad Jamali

میر جان محمد جمالی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اسپیکر کا عمدہ سنبھالنے پر، اسی طرح مولانا نصیب اللہ صاحب کو۔ خوشی اس بات کی ہوئی ہے کہ آج اس ساتویں اسمبلی بلوچستان کا جو پہلا اجلاس ہے اس کی ہم اللہ بست اچھی انداز سے ہوئی ہے تو ایک Consensus unionmously views develop جس کے تحت آپ بھی اسپیکر الیکٹ Elect ہوئے ہیں اور مولانا صاحب بھی۔ جناب اسپیکر عمدہ سنبھالنے کے بعد اس وقت آپ کا کسٹوڈین آف دی ہاؤس Custodian of the House کی حیثیت اختیار کر گئی۔ توقع ہے کہ آپ یہ ایوان خوش اسلوبی کے ساتھ امپارشلی اینڈ جسٹسلی Impartially and Justly چلائیں گے۔ اور یہ بھی ہم توقع کرتے ہیں کہ یہاں اپوزیشن اراکین کی شہنائی صبر اور تحمل سے ہوگی اور ان کو پورا موقع دیا جائے گا، مجھ سے پہلے میرے محترم عبدالرحیم مندو خلیل صاحب نے جو باتیں کیں وہ ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ اہم ہے لیکن جب ہم اللہ ہماری ایک کانسنسز Consensus سے ہو رہی ہے تو انشاء اللہ یہ اسمبلی ان سب چیزوں کو ساتھ لیکر آگے بڑھے گی اور اپنے جماعت مسلم لیگ کی طرف سے آپ

کو یقین دلانا ہوں کہ ہماری طرف سے آپ پورا تعاون پائیں گے کہ دفاع تک آپ کے اسمبلی کے ذریعے اور اپنے ذریعے سے ہم بات پہنچائیں اور مسئلوں کا تدارک کریں اور انشاء اللہ آگے بھی اسی طرح ہم لوگ تعاون کرتے رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب۔ جناب منگل صاحب The Floor is with you
Now - please. جناب منگل صاحب۔

سردار محمد اختر منگل جناب اسپیکر سب سے پہلے تو میں آپ کو اسپیکر کے عہدے پر پارچ منجھلتے ہوئے بلوچستان نیشنل پارٹی کی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرونگا اور ڈپٹی اسپیکر کے عہدے پر آج منتخب ہونے والے ہمارے ساتھی مولانا صاحب کو بھی میں اپنے پارٹی اور دوستوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرونگا۔ جناب اسپیکر آج سب سے بڑی خوشی کی بات سامنے جو آئی ہے جیسے کہ ہمارے دوست جان محمد جمالی صاحب نے اپنے سچے Speech میں فرمایا کہ ہم نے آج کی اور اسمبلی کے جو اجلاس کی ابتداء کی ہے وہ ایک دوستانہ ماحول سے اس کی ابتداء کی ہے اور یہی امید رکھتے ہیں جناب اسپیکر کہ آگے چل کر تمام اراکین اسمبلی جن کا مختلف پارٹیوں سے تعلق ہے یا وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے اس اسمبلی میں منتخب ہو کر آئے ہیں جناب اسپیکر یہی توقع ہم جیسے کہ آپ سے جناب اسپیکر ایک اسپیکر کے عہدے پر فائز ہوتے ہوئے ہم آپ سے رکھتے ہیں اس طرح کی توقعات ہم کو اس عوامی حلقے نے اس ہمارے ووٹرز نے اس کھڑکھے کے سردی میں چار چار گھنٹے انتظار کرتے ہوئے ہمیں ووٹ دیئے ہیں وہ آئے ہیں اور آج ہم ان کی بدولت آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں ان کی توقعات بھی ہم سے ہیں جناب اسپیکر ہم یہاں بیٹھ کر شاید آپ کی ذمہ داریوں کو سمجھ نہ سکیں جن ذمہ داریوں کا بوجھ آج آپ اٹھائے ہوئے ہیں ایسا بھی شاید کوئی باہر کے لوگ ہمارے بھی ان ذمہ داریوں کو نہ سمجھ سکیں یا جن ذمہ داریوں کے حوالے ہمیں ان ووٹرز نے منتخب کیا ہے چاہئے کسی پولیٹنگ سے ایک ووٹ ملا ہے یا کسی پولنگ سے ہزاروں ووٹ ملے ہوں ان کو ہم اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے آج اس ایوان میں آئے ہیں آج اس ایوان میں بیٹھ

کر ہم یہ کہ صرف ایوان میں بیٹھ کر بلکہ الیکشن کمپین کے دوران ہم نے اس قومی حقوق کے
 جدوجہد کے لئے جو وعدے کئے ہیں وہ صرف ہم نے ایوان کے باہر کئے ہوئے ہیں بلکہ آج
 ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے ہم نے صرف ان سے منکر ہیں نہ کبھی ہم نے اپنے قومی حقوق سے
 دست برداری کا نہ کھلے عام آج اعلان کر سکتے ہیں نہ کبھی ہم سے یہ توقع کریں کہ ہم اپنے قومی
 حقوق سے دستبرداری کا اعلان کریں گے۔ جناب اسپیکر ذمہ داریاں اگر کوئی سمجھ سکیں تو میرے
 خیال میں وہ ذمہ داریاں وہ خوش اسلوبی سے بڑی آسان طریقے سے نفاذ کر سکتے ہیں مگر بد قسمتی
 رہی ہے ہماری جناب اسپیکر آکشر دیکھا گیا ہے آج کے ایوان سے میں یہ امید نہیں کرونگا
 بلکہ گزشتہ کہ جو ہم نے حالات دیکھے ہوئے ہیں اکثر لوگ اسمبلی میں منتخب ہونے کے بعد وہ یہ
 سمجھتے ہیں کہ ان ذمہ داریاں الیکشن کا نوٹیفکیشن جاری ہو جاتا ہے اس کے بعد ان کی ذمہ
 داریاں ختم ہو جاتی ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ذمہ داریاں ان کی اس روز سے شروع
 ہو جاتی ہیں۔ جناب اسپیکر ظلم و زیادتیاں کس کے ساتھ ہوئی ہیں اس صوبے کے ساتھ چاہئے
 اس میں بسنے والے بلوچ ہوں چاہئے اس میں بسنے والے سیٹلر ہوں چاہئے اس میں بسنے والے
 پشتون ہوں چاہئے اس میں بسنے والے ہزارہ ہوں میں یہ ہرگز نہیں کوونگا کہ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج
 تک جو زیادتیاں ہوئی ہیں وہ صرف بلوچوں پر ہوئی ہیں نہیں اگر کسی پشتون کا گھر جلا ہے تو ہم
 سمجھتے ہیں وہ گھر کسی بلوچ کا ہے اگر کسی ہزارہ کا نوجوان قتل ہوا ہے ہم اس کو بھی اپنا سمجھتے
 ہیں اگر کوئی سیٹلر یہاں پہ اسکا کوئی نقصان ہوا ہے ہم نے اسکو بھی اپنے آپ سے باہر نہیں رکھا
 کیونکہ اس ملک میں اس سرزمین پر بسنے والے تمام کے تمام بلوچستانی ہیں اسے کوئی انکار نہیں
 کر سکتا اور جب ہم اپنے آپ کو بلوچستانی نہ سمجھیں اپنے آپ کو تو شاید وہ قومی حقوق کے
 دعوے جو ہم کرتے آ رہے ہیں ان ایوانوں میں ان کو حاصل کرنے کے لئے ہم پھر اپنے آپ
 سے ایماندار نہیں ہیں تو جناب اسپیکر میں آپ کو ایک بار پھر اپنے دوستوں کی طرف سے اپنے
 ساتھیوں کی طرف سے اس منصب پر فائز ہونے پر مبارکباد دوں گا۔ ویسے تو ایکسپیرینس آپ
 کا سینٹ میں رہ چکا ہے یہی امید رکھتے ہیں کہ اسی طریقے سے اس کو چلائیں گے مگر کچھ زرا

فرق ہے اس میں سینٹ میں اور خاص کر ہمارے بلوچستان کے اسمبلی میں جناب اسپیکر یہ اخباروں میں دیکھا ہوگا آپ نے جو فلموں کے اشتہار چھپتے ہیں وہیں کے جو ہمارے ایوان بلا میں وہ اس اشتہار کے مطابق مار دھاڑ سے بھر پور ہیں لیکن ہمارے بلوچستان کی اسمبلی کی اپنی ایک روایت ہے جو ارکان اسمبلی رہے ہیں وہ بھی اس کو صحیح طریقے سے سمجھ سکے ہیں اور یہی اُمید رکھتے ہیں کہ آپ بھی ان کو اچھی طرح سے سمجھتے ہوئے احسن طریقے سے اپنی فرائض انجام دینگے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر شکریہ سردار اختر منگل صاحب۔

مولانا امیر زمان صاحب بسم اللہ الرحمن - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (عربی)

جناب اسپیکر میں سب سے پہلے آپ کو اور مولوی نصیب اللہ صاحب کو اپنی پارٹی کی طرف سے مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ آپ دونوں حضرات بلا مقابلہ منتخب ہو کر اس ایوان کو اس طرح چلائیں گے جس مقصد کے لئے اس ایوان کو بنایا گیا ہے اور جس مقصد کے لئے اس صوبہ کو بنایا گیا اور جس مقصد کے لئے اس ملک کو بنایا گیا ہے۔ سب سے پہلے افسوس اس بات پر ہے کہ جس مقصد کے لئے اس ملک کو بنایا گیا ہے اسی دن سے نہ وہ قانون ہے نہ یہاں کے رہنے والوں کا کوئی سکون ہے نہ یہاں امن ہے وہ اس لئے نہیں ہے جس مقصد کے لئے اس ملک کو بنایا گیا ہے اس مقصد کو یہاں پورا نہیں کیا گیا ہے تو ہماری یہ توقع ہے کہ جس مقصد کے لئے اس ایوان کو بنایا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ اور مولوی صاحب اس ایوان کو چلائیں گے اور میرے تمام ممبران صاحبان سے یہ توقع ہے کہ ہم مل کر بہترین نظام کو لانے کی کوشش کریں جس نظام کے لئے ہمارے اکا برین نے اور ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دی ہیں اور ہمارا ملک جس مقصد کے لئے آزاد ہوا ہے اگر ہم مل کر کے اس مقصد کے لئے محنت کریں اور اس مقصد کے لئے ایوان کو چلائیں تو انشاء اللہ یہاں امن بھی ہوگا یہاں قومی حقوق بھی مل جائیں گے اور یہاں ایک دوسرے سے شکوہ بھی نہیں ہوگا۔ اور یہاں بلوچ اور پشخان کا مسئلہ بھی نہیں ہوگا۔ یہاں کوئی بھی مسئلہ ہمارے سامنے نہیں ہوگا۔ یہاں اگر مسائل ہیں،

مشکلات ہیں، تکالیف ہیں، تو اس لئے ہیں کہ یہاں کوئی نظام نہیں ہے۔ یہاں بیک وقت دو عین نظام چلتے ہیں اور دو عین قانون چلتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ میں زور ہو اس کے ساتھ قانون ہے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ قانون سب کے لئے برابر ہو۔ ہمیں اسلامی قانون کے لئے قربانی دینی پڑے گی۔ اور ہمیں کوشش کرنی پڑے گی کہ اس کے لئے ہم کوشش کریں اور قربانی دیں اور جناب اسپیکر! یہ ایک حقیقت ہے جب تک یہاں خدا کا بھیجا ہوا نظام نہ ہو، جب تک یہاں پیغمبر کی سنت نہ ہو، جب تک یہاں صحابہ کرام کی سنت نہ ہو، جب تک یہاں تابعین کی سنت نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کے دست و گریباں تو ہو سکتے ہیں لیکن ہم اپنے حقوق کو حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ آئیں ہم یہ عزم کریں کہ سب سے پہلے ہم مسلمان ہیں، تو ہم بحیثیت مسلمان اللہ کے قانون سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ ہم بحیثیت مسلمان اس قانون کے لئے جدوجہد کریں گے جو قانون چودہ سو سال پہلے ہمارے پیغمبر پر اترا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے لہذا بحیثیت بلوچستانی ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے لئے ہم مل کر محنت کریں اور اس کے لئے قربانی دیں جیسے ہمارے اکابرین نے قربانی دیا ہے تو یہ ضروری ہے اگر ہم یہاں دست و گریباں ہیں، کوئی یہ کہے کہ میں پشتون ہوں اور کوئی کہے میں بلوچ ہوں، کوئی کہے میں مولوی ہوں، کوئی کہے میں منسٹر ہوں، کوئی کہے میں ملاں ہوں تو اس کا مقصد ہے کہ ہم نے اپنے حقوق سے دستبرداری کا اعلان خود کر دیا۔ اور اپنا حقوق ہم نے چھوڑ دیا۔ یہ ایک مقولہ ہے کہ "لڑاؤ اور حکومت کرو"۔ اگر ہم آپس میں لڑیں اور آپس میں دست و گریباں ہوں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہماری وحدت کو نہیں چاہتے ہیں، وہ لوگ جو یہاں اسلامی نظام کو نہیں چاہتے ہیں وہ لوگ جو امن نہیں چاہتے ہیں، وہ لوگ جو یہاں سکون نہیں چاہتے ہیں، وہ لوگ جو یہاں مسائل کا حل نہیں چاہتے ہیں اور ہم یہاں اس چکی میں پستے رہیں گے تو لہذا جناب اسپیکر یہ ضروری بات ہے کہ ہم سوچ لیں کہ ۱۹۴۷ء سے پہلے تو ہم پر انگریزوں کی حکومت تھی اور ہم پر انگریز مسلط تھے۔ انہوں نے ہمیں آزادی نہیں دیا ہے آج جو انگریز چلے گئے ہیں، یہاں پاکستانی حکمران ہیں۔ یہ ہم سوچ لیں کہ کیا اس موجودہ نظام

کے مطابق ہم نے آزادی حاصل کی ہے، کیا ہم آزاد ہیں، کیا ہم آزادی کی زندگی بسر کرتے ہیں، کیا ہمیں اپنے حقوق ملے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں آج تک ہمیں اپنا حقوق نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اس نظام کی کمزوری اور خرابی ہے تو آئیے ہم سوچیں کہ بلوچستان کی سوئی گئیں بلوچستان سے نکلتی ہے، بلوچستان کی پیداوار بلوچستان پر خرچ ہوتی ہے یا کوئی دوسرے صوبے میں جا کر خرچ ہوتی ہے۔ آپ سوچ لیں کہ ہماری گیس ساٹھ فیصد دوسرے صوبے میں جاتی ہے۔ ہمارے ہاں منطقی کوارٹر میں، ڈویژنل کوارٹر میں، تحصیل ہیڈ کوارٹر میں بھی آج تک نہ گیس ہے نہ بجلی ہے۔ اگر ہم بجلی اور گیس کا کتے ہیں تو بلوچستان میں کارخانے نہیں ہیں اس لئے وہاں گیس نہیں چاہیے اور بجلی نہیں چاہیے۔ ہم آج بجلی کے حقوق سے بھی محروم ہیں۔ ہم آج گیس کے حقوق سے بھی محروم ہیں۔ آج ہمارا ساٹھ فیصد کوئلہ ہمیں نہیں ملتا ہے ہمیں نہیں دیا جاتا ہے۔ آئیے ہم ممبر حضرات اسکے لینے سوچیں کہ ہمارے حقوق جس نے غصب کیا ہے ہم اس حقوق کے لئے لڑیں۔ اور اس حقوق کو ہم حاصل کریں۔ اور اس حقوق کیلئے محنت کریں تو ہم مل کر کے اس ایوان کو اس طریقے سے چلانا ہے کہ یہاں نظام بھی آجائے، یہاں حقوق بھی مل جائیں اور یہاں امن بھی ہو اور یہاں بد امنی نہ ہو۔ یہاں مسلمانوں کی حکومت ہوتے ہوئے اگر یہاں پابندی ہے تو اسلامی اصولوں پر پابندی ہے۔ اگر آزادی ہے تو ناجائز چیز ہے اس کے لئے آزادی ہے۔ اگر آزادی ہے یہاں شراب کے لئے آزادی ہے۔ یہاں قمار کے لئے آزادی ہے۔ یہاں جو بھی چیز ہے جو اسلام کے علاوہ ہو وہ سب کے لئے آزادی ہے۔ اگر پابندی ہے اسلامی اصولوں کے لئے ہے۔ اگر پابندی ہے تو اسلامی قانون پر پابندی ہے۔ اگر پابندی ہے ان لوگوں پر ہے جو اسلام کے لئے آواز اٹھاتے ہیں تو میں بحیثیت ایک رکن جمعیت العلماء اسلام آپ کو آخر میں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور مولوی نصیب اللہ صاحب کو بھی۔ اور آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان مسائل میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اور اس ایوان کو اچھے طریقے سے چلائیں گے اور ممبران صاحبان سے بھی یہ توقع ہے کہ وہ اسلامی قانون اور حقوق کے لئے مل کر کے جدوجہد کریں گے۔ و آخر و دعوانا الحمد للہ۔

جناب اسپیکر شکریہ - جناب بسم اللہ کاگز صاحب -

بسم اللہ خان کاگز شکریہ جناب اسپیکر - جناب میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے آپ کو اسپیکر منتخب ہونے پر اور مولانا نصیب اللہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - مبارکباد دیتے ہوئے مجھے خوشی اس امر کی ہو رہی ہے کہ آپ کے تجویز کرنے میں میرا نام ہے - ایک ایسے شخص کے تجویز کرنے میں جس سے اٹھائیس سال سے میرا واسطہ رہا ہے - جب ہم طالب علم تھے آپ کی حکومتی ذمہ داریاں تھیں ، ہمیں جلوس بھی نکالنے پڑتے تھے ملے بھی کرنے پڑتے تھے ، ہڑتال بھی کرنی پڑتی تھی - اس دور میں آپ کو اپنی ذمہ داری نبھانی پڑتی تھی - اس دوران آپ نے جس خوش اسلوبی سے سیاسی معاملات کو نبھایا ، اس کے بعد جس طریقے سے ذمہ داریاں نبھائیں اور بحیثیت ڈپٹی چیئرمین سینٹ کے آپ نے اپنی پارلیمانی ذمہ داری جس بہتر طریقے سے نبھائی یہ چیز ہم سوچ رہے تھے کہ اس ایوان کے لئے ایک ایسا بہتر اسپیکر منتخب کریں جو کہ بلوچستان اسمبلی کو ملک کی تمام دیگر اسمبلیوں سے مثالی بنائے - اسی توقع کے ساتھ میں مبارکباد بھی دیتا ہوں اور اس اسمبلی کے لئے منتخب ہونے پر خوش آئند بھی سمجھتا ہوں - اور میں ڈپٹی اسپیکر صاحب جس سے میرے ایسے زیادہ تعلقات نہیں رہے ہیں چونکہ ان کا تعلق ایسی جماعت سے ہے جو کہ نظریاتی حوالے سے اپنے معاملات نشانی میں ان سے بھی یہ توقع ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں جب بھی اسپیکر کی حیثیت سے چلائیں گے بہتر طریقے سے چلائیں گے - میں نہیں محسوس کر رہا تھا کہ اس اسمبلی میں آج کوئی سیاسی موضوع چھیڑوں - میں خود بلوچستان کے اس طبقے سے تعلق رکھتا ہوں جس کی معیشت کا دارومدار زراعت سے ہے - اور میں سمجھتا ہوں اکثر وہ لوگ ہیں جن کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے - بلوچستان کی معیشت کا اسی فیصد مسئلہ زراعت سے جڑا ہوا ہے اور پچھلے چھ مہینے سے بلوچستان کا زرعی شعبہ - جن کے پانی کا وسیلہ ٹیوب ویل ہے اور ٹیوب ویل بجلی سے چلتے ہیں - یہ اخبارات میں بھی آیا اور پورے صوبے کے (۸۰) اسی فیصد لوگوں کا یہ ایک اہم مسئلہ تھا - جو لوگوں کی زیست سے تعلق رکھتا ہے - میری یہ خواہش ہو گی کہ آیا اس

ایوان کے پرائمری Priority یہ ہو۔ بلوچستان کے معیشت (۸۰) اسی فیصد جسکے روزگار کا وسیلہ ہے اس شعبے کے لئے اس شعبے سے منسلک لوگوں کے لئے بلوچستان حکومت اور بلوچستان کے توسط سے مرکز کے حکومت سے ان کو کیا رعایت دی جا سکتی ہے آپ اندازہ لگائیں ایک ہفتے میں دو گھنٹے بجلی اکثر علاقوں میں پینے کے پانی آج ایک آدمی سنا رہا تھا کہ ۴۵ میل سے وہ کوئٹہ آیا اور پینے کا پانی لے جانے کے لیے ہمارے اس صوبے ہمارے آپ کے بھائی ہمارے آپ کے بزرگ یہ مسئلہ میں خود گنجھوں گا کہ مسائل وہ ہوتے ہیں جس سے اس صوبے کے عوام کی اکثریت کا تعلق ہو، پہلے ان مسائل کو لیا جائے جہاں تک مسئلہ سیاسی مسائل کا ہے خدا ہمیں وقت دے یا خدا اس ملک کے مقدر قوتوں کو توفیق عطا کریں کہ وہ ہمیں اپنا وقت پورے کرنے دیں یہ ہمیں ہوتی رہیگی میں ایک بار آپ کو پھر مبارکباد پیش کرنا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اسپیکر، معزز اراکین اسمبلی میں سب سے پہلے اپنے طرف سے اپنے پارٹی مسلم لیگ کی طرف سے آپ کو بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر اور مولوی نصیب اللہ صاحب کو بلا مقابلہ ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرنا ہوں اور انشاء اللہ یہ توقع رکھتا ہوں کہ جس طریقے سے ہم لوگوں نے آپ کو بلا مقابلہ منتخب کیا ہے ہم لوگوں نے آپ کے مقابلے میں کوئی کینڈیڈٹ Candidate کھڑا نہیں کیا ہے کہ اس توقع سے کہ آپ سب ہاؤس House کے کینڈیڈٹ ہو کسی پارٹی یا کسی فلور کے کینڈیڈٹ نہیں ہو۔ سب ہاؤس کے کینڈیڈٹ ہو تو آپ سے توقع رہے گی آپ ہاؤس کو اسی طرح چلائے رہیں گے جس طرح ہمارے سبکدوش ہونے والے اسپیکر وحید بلوچ صاحب نے چلایا۔ اگرچہ وہ اپوزیشن کے پارٹی سے تعلق رکھنے والے تھے لیکن ہم نے ان کو بحیثیت اسپیکر حکومت میں رہتے ہوئے اور اکثریت میں رہتے ہوئے اس کو اسی انداز میں چلنے دیا کہ اسپیکر نے اپوزیشن کا ہونا ہے نہ گورنمنٹ کا ہونا ہے۔ اسپیکر جو ہوتا ہے وہ اس ایوان کا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بلوچستان کے حقوق کی یہاں بات ہوئی۔ ہمارے تو بڑے تجربے ہوئے ہیں کہ کون کیا بات کرتا ہے اور کدھر کتنی بات کرتا ہے۔ انشاء اللہ ہم کو ہر وقت

آپ جیسے ہم نے پہلے لیڈ Lead لیا ہے سب سے پہلے گئے ہیں اسوقت بھی چاہے مرکز کے حوالے سے ہو، چاہے صوبے کے حوالے سے ہو، ہماری پارٹی قومی حقوق کا سودا نہیں کریگی۔ قومی حقوق کے تحفظ کے لئے آپ کو مرکز میں بھی اس ہاؤس کو بھی مرکز میں بھی پھنچائیں گے اور صوبے میں بھی وہ جدوجہد ہماری جاری رہے گی کہ ہم صوبے کے غریب عوام کے لئے کچھ کر سکیں۔ آخر میں میں سب ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہاؤس نے آپ کو اور مولانا صاحب کو ڈپٹی اسپیکر بلامقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرنا ہوں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

سید احسان شاہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے میں آپ کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کو بلامقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جس طرح کہ ہم تمام حضرات کو علم ہے کہ ہمیں کتنے بھاری ذمہ داریوں کے ساتھ اس ایوان میں منتخب کر کے بھیجا گیا ہے خداوند پاک سے ہماری یہی دعا ہے کہ جن توقعات کے ساتھ ہمارے ووٹرز نے یہاں بھیجا ہے اللہ پاک اس سلسلے میں ہماری مدد فرمائے کہ اس کے توقعات پہ پورا اتریں۔ جناب اسپیکر آپ کے منتخب ہونے پہ یہ خوشی ہوئی کہ میں آپ کے ساتھ بحیثیت ممبر تین سال کام کیا ہے پھر اس کے بعد میں نے آپ کو تین سال بحیثیت ڈپٹی چیئرمین سینٹ کا دیکھا تو وہاں پہ میں آپ کی صلاحیتیں آپ کے عزت جو میں نے دیکھی میں یہی توقع رکھوں گا کہ اسی صلاحیت کے ساتھ اور اسی طرح صوبے کی خدمت کریں گے جہاں تک پارٹی کی سیاسی لائن کا تعلق ہے بی این پی کی طرف سے مبارکباد پیش کروں گا۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ میر محمد عاصم کرد صاحب۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو) جناب اسپیکر! میں ارکان اسمبلی کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے بلوچستان کی روایات کا خیال رکھتے ہوئے آپ کو اسپیکر اور مولانا نصیب اللہ صاحب کو ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور بلامقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جو ایک رواداری کا آئینہ دار ہے۔ میں امید کرتا ہوں جو کل وزیر اعلیٰ کا استعجاب ہو گا اس میں بھی رواداری کا ثبوت دیں گے اور یہ لوگ کل بھی بلامقابلہ

قائد ایوان منتخب کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب سردار غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں آپ کو بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر اور جناب ڈپٹی اسپیکر کو منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس توقع کے ساتھ ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں ہمیں لوگوں نے ووٹ دے کر بھیجا ہے۔ ایک پارٹی مشور کے تحت بھیجا ہے۔ آپ سے ہم یہ گزارش کریں گے کہ آپ اس ایوان کو یکساں ساتھ لے کر چلیں گے۔ جناب والا! ہم ایک پارٹی مشور کے تحت یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں اور اس امید کے ساتھ جس طرح میرے ایک ساتھ نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ ایک سرکاری عہدے پر تھے اور ہم ایک پارٹی مشور کے تحت جدوجہد کر رہے تھے اور آپ نے تھانے میں ہتھکڑیاں بھی لگائیں اسی مشور کے تحت اب ہم ہاؤس میں آئے ہیں اور امید کرتے ہیں آپ دوبارہ ہمیں ہتھکڑیاں نہیں لگائیں گے اور ساتھ لیکر چلیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر میرے پاس ہتھکڑی تو نہیں ہے۔ آئین کی کتاب ہے۔

جناب اسپیکر میر صاحب بھوتانی۔

میر محمد صالح بھوتانی جناب اسپیکر میں آپ کو بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر اور مولانا صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب گوکہ مقابلہ کرنا ایک جموری پراسیس Process ہے۔ اگر چاہتے تو ہم اس میں حصہ لے سکتے تھے لیکن ہم نے قومی اسمبلی کی روایت برقرار رکھتے ہوئے اور خیر سگالی کے جذبے کے تحت آپ کو اور مولانا صاحب کو بلا مقابلہ منتخب کیا۔ اور اس امید کے ساتھ اس ہاؤس کو بہتر طریقے سے اور احسن طریقے سے چلائیں گے اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پوری کریں گے اور یہاں اس ایوان میں جو بھی ممبران موجود ہونگے چاہے وہ حزب اقتدار میں ہوں یا حزب اختلاف۔ ان کے ساتھ مسایانہ رویہ برقرار رکھ کر ہمارے سابق اسپیکر وحید بلوچ کی طرح یہ ایک روایت قائم کریں گے تاکہ کسی بھی ممبر کو یہ محسوس نہ ہو کہ اس کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک کیا گیا ہے۔ جناب

اسپیکر! میں ایک آزاد رکن کی حیثیت سے بلوچستان اسمبلی کا ممبر منتخب ہو کر آیا ہوں۔ اور میں
 سمجھتا ہوں عوام کی طرف سے میرے لئے یہ بہت اعزاز ہے کہ مجھے ذاتی طور پر اس عہدے کے
 لئے منتخب کیا گیا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے ایک اعزاز ہے نہ صرف یہ اعزاز ہے بلکہ مجھے
 اس اسمبلی میں چھٹی بار منتخب ہونے کا اعزاز ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام خاص
 طور پر لسبیلہ کے عوام کی میرے اوپر خاص مہربانیاں اور محبتیں ہیں۔ جناب اسپیکر! بہت
 سارے دوستوں نے بلوچستان کی ترقی کے بارے میں بائیں کی ہیں۔ بلوچستان ہمارا پیارا صوبہ
 ہے اور ہمیں اپنا صوبہ اتنا ہی عزیز ہے جتنا ہمارے دیگر دوستوں کو۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس
 پسماندہ صوبے کی ترقی ہو جو کہ ہمیشہ ترقی کے لحاظ سے پسماندہ رہا ہے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے
 کہ بلوچستان پاکستان کا ایک صوبہ ہے اور ہمیں پہلے پاکستانی سوچ رکھنی چاہیے۔ اور ہمیں یہ
 ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم سب سے پہلے پاکستانی ہیں۔ اور بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے جب
 ہم پاکستان کی سالمیت کے لئے اسی کی ترقی کے لئے جب سوچیں گے جب ہم وہی عمل اپنائیں
 گے جس میں اس ملک کی ترقی ہو اس ملک کی سالمیت ہو تو اسی یکجہتی کے ساتھ ہم اپنے اس
 صوبے کو بھی ترقی دیں گے۔ اور جہاں تک بلوچستان کے جائز حقوق کی بات ہے تو میں اپنی
 طرف سے چونکہ میری اس وقت ذاتی حیثیت ہے گو کہ میں ایک گروپ کی صورت میں دوستوں
 کے ساتھ شامل ہوں لیکن اس اسمبلی میں میری ایک ذاتی حیثیت ہے اور اس صوبہ بلوچستان کی
 ترقی کے لئے اور بلوچستان کی بہتری کے لئے جو بھی مدد کی اور جہاں بھی ضرورت ہوئی میں تمام
 دوستوں کو تمام اراکین اسمبلی کو میں یقین دلانا ہوں کہ میں اس کے لئے پیش پیش ہونگا گو کہ
 ان باتوں کی ضرورت نہیں تھی لیکن چند دوستوں نے بائیں کیں اور آزاد رکن کی حیثیت سے
 یہ بات کروں اور آپ سے اور جناب ڈپٹی اسپیکر سے بھی یہ توقع رکھوں گا جب وہ اسپیکر کے
 فرائض سرانجام دیں تو کسی سے امتیازی سلوک نہ رکھیں۔

جناب اسپیکر محمد اسلم بلیدی صاحب۔

میر محمد اسلم بلیدی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سب سے پہلے بلوچستان نیشنل موومنٹ

کی طرف سے آپ کو بحیثیت اسپیکر بلوچستان اسمبلی اور مولانا صاحب کو بحیثیت ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ سکدوش ہونے والے اسپیکر جناب وحید بلوچ نے جس انداز سے چلایا وہ یقیناً قابل تحسین ہے اور جناب اسپیکر! آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ وحید بلوچ کی طرح اس اسمبلی کو امپارشلی impartially چلائیں گے۔ ابھی کسی پارٹی سے وابستگی نہیں۔ ابھی آپ کی وابستگی اس اسمبلی سے ہے اور اس اسمبلی کے معزز اراکین نے ایک روایت کا مظاہرہ کیا اور آپ کو بلا مقابلہ منتخب کیا۔ ویسے بلوچستان کے مسائل بہت زیادہ ہیں لیکن چونکہ یہ اجلاس کے توسط کچھ نہیں کہیں گے اور جب دوسرا اجلاس آئے گا آپ کو اپنی پارٹی کا موقف پیش کریں گے۔ اور میں آپ کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر مولانا عبدالواسع

مولانا عبدالواسع الحمد للہ وکفا۔۔۔ (عربی)۔ جناب اسپیکر و معزز اراکین اسمبلی۔ میں سب سے پہلے اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی جمعیت العلماء اسلام کی طرف سے آپ کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر اور مولانا نصیب اللہ صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے ساتھ ساتھ ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے آپ لوگوں کو بلا مقابلہ منتخب ہونے کا موقع دیا۔ جناب میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ اور مولانا نصیب اللہ صاحب اس معزز ایوان کو اسی طرح چلائیں جس طرح ہمارے پہلے اسپیکر جناب وحید بلوچ صاحب اور جناب ارجن داس بگٹی صاحب جو ڈپٹی اسپیکر نے چلایا۔ اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسے صحیح طریقے پر چلائیں۔ اور جناب اسپیکر! اس معزز ایوان نے مسائل کی نشاندہی بھی کی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے بہت سارے مسائل ہیں لیکن جس انداز سے نشاندہی کی اور قوموں کے حقوق کی نشاندہی کی۔ تو یہ جس قوموں کے ساتھ زیادتی ہوئی یا ظلم ہوا ہے تو یہ یہاں پر نہ ایک قوم نے دوسری قوم کے ساتھ زیادتی کی ہے اور نہ دوسرے قوم نے اسکے ساتھ زیادتی کی ہے بلکہ ہمارے سر پر ایک ایسی قوت مسلط ہے جس قوت نے اس صوبے میں

رہنے والوں کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ہمیں اپنے گھر کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ لڑایا جا رہا ہے۔ اور ہمارا توجہ ان خامیوں اور ظلم سے ہٹانا چاہتے ہیں تو جناب اسپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں جتنے بھی بسنے والے لوگ ہیں جتنے بھی قومیں ہیں انہیں ابھی تک اگر حقوق نہیں ملا ہے۔ یہاں اگر پشتون ہے یہاں کے بلوچ رہنے والے یہاں کے جو ہزارہ ہے یا یہاں کے جو اور آبادکار ہیں تو ان کو ابھی تک حقوق نہیں ملا ہے لیکن اس دوستوں کی وجہ سے نہیں جو ابھی تک پشتون کو حق نہیں ملا ہے یعنی ان کے حقوق پر بلوچ نے قبضہ نہیں کیا ہے اور اگر بلوچ کو حق نہیں ملا ہے تو اس پر پشتون نے قبضہ نہیں کیا ہے۔ ان کے دونوں کے حقوق پر ایک ایسی قوت نے قبضہ کیا ہے کہ ہم نے ابھی تک محسوس نہیں کیا ہے بلکہ ہم اپنے گھر کے اندر ایک دوسرے سے دست و گریہاں ہیں تو ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس دفعہ جو معزز ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہماری توجہ اس طرف ہو جائے جس نے ہمارے حقوق پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور جو ہمارے یہاں مقاصد تھے اس سے ہماری توجہ ہٹائی گئی ہے۔ تو جناب اسپیکر میں آپ کو اور مولانا صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر جناب سترام سنگھ صاحب۔

مسٹر سترام سنگھ ڈومکی جناب اسپیکر میں اپنی، بلوچستان کی تمام پارسی سکھ کمیونٹی کی طرف سے آپ کو اسپیکر کے عہدے پر اور مولانا نصیب اللہ صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر ودھائی پیش کرنا ہوں۔ جناب اسپیکر، ایک بار میں اپنی پارسی سکھ کمیونٹی کا بھی مشکور ہوں جس نے مجھے دو بار اس معزز ایوان کا ممبر منتخب کیا ہے اور ایک بار پھر مبارکباد پیش کرنا ہوں۔

جناب اسپیکر میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر، میں اپنی طرف سے پاکستان جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے جناب آپ کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مولانا

صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ خراجِ محسین پیش کرتا ہوں جو جناب اسپیکر وحید بلوچ اور جناب ارجن داس بگٹی صاحب تھے جنہوں نے غیر جانبدارانہ طریقے سے اس اسمبلی کو چلایا۔ آپ بھی پرانے پارلیمنٹین اور سینٹر رہ چکے ہیں اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین رہ چکے ہیں خوبصورت طریقے سے سینٹ کو چلایا۔ میں امید کرتا ہوں اس اسمبلی کے تمام معزز اراکین کو ساتھ لیکر غیر جانبدارانہ طریقے سے چلیں گے اور یہاں پر کچھ ساتھیوں نے اچھا مظاہرہ کیا جس کا جام صاحب نے اور نوشیروانی صاحب نے ذکر کیا ہے۔ اور میں کل کے لیے یہ امید رکھو گا کہ کل پارلیمانی لیڈر قائد ایوان منتخب ہونے کے لئے بھی اس چیز کا اظہار کریں گے۔

جناب اسپیکر مولانا نصیب اللہ صاحب۔

مولانا نصیب اللہ الحمد للہ — (عربی)۔ معزز اراکین اسمبلی! میں تمہ دل سے نونخب اسپیکر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں اپنی طرف سے ان تمام حضرات کا مشکور ہوں۔ میں تمہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے اسپیکر صاحب کو اور ہمیں بلا مقابلہ منتخب کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں اللہ کی رسی کو سب مضبوطی سے تھامے رکھو۔ جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ درس دیتا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں ہم اسی طریقے سے اتفاق اور اتحاد سے اپنے ہاؤس کو چائیں گے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

میر عبد الجبار خان (جناب اسپیکر) میں ایک دفعہ پھر آپ تمام معزز ارکان کا ازحد مشکور ہوں کہ آپ نے جن نیک خواہشات کا اور نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے میری دست بستہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ میں عبدالکریم نوشیروانی صاحب، جناب جان جمالی صاحب اور جناب اختر جان مینگل صاحب جنہوں نے اس امر کی نشاندہی فرمائی کہ جناب عبدالکریم نوشیروانی اس منصب کے لئے کاغذات جمع کروانا چاہتے تھے انہوں نے خود اور ان کی تمام حلیف جماعتوں اور دوستوں نے حلقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ میرا مقابلہ میں کاغذات جمع نہیں کرائیں گے میں

اس کے لئے آپ سب کا ازحد مشکور ممنون ہوں کہ مجھے آپ نے یہ اعزاز بخشا اور مجھے بلامقابلہ اس منصب کے لئے چنا۔ یقیناً میں انسان ہوں انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے مگر وہ غلطی دانستہ نہیں ہونی چاہیے۔ اور جو غیر دانستہ ہو جائے اس کو بخشا جا سکتا ہے۔ میں آپ کو ایک دفعہ پھر یقین دلانا ہوں کہ آئین کے تقاضوں کے مطابق اور اپنی بھرپور صلاحیتوں کے مطابق چلانے کی کوشش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ ہر رکن کی جانب سے بھرپور تعاون ملے گا۔ میں آپ کا پھر مشکور ہوں گا۔

جناب اسپیکر گورنر بلوچستان کے حکم کے تحت اسمبلی کا یہ پہلا اجلاس برخواست کیا جاتا ہے تاہم گورنر بلوچستان نے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۷ء کو صبح گیارہ بجے دوسرا اجلاس آئین کے آرٹیکل ۳۰ (۲) الف کے تحت طلب کیا ہے جس میں صوبائی اسمبلی کے ایک رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے تعین ہو گا جسے صوبائی اسمبلی کے ارکان اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔ پروگرام کے مطابق وزیر اعلیٰ کے لئے پرچہ نامزدگی ۲۲ فروری ۱۹۹۷ء کو بوقت اڑھائی بجے دوپہر تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر اب سیکرٹری صاحب گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

Mr. Akhtar Hussain

Secretary Assembly

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Lt. General Imran

Ullah Khan, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Friday the 21st February, 1997, after the session is over.

Sd/-

(Lt. General Imran Ullah Khan)

Dated Quetta, the

Governor Balochistan.

17th February, 1997.

جناب اسپیکر جناب گورنر کی Prorogation آرڈر کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس
غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(سہ پہر چار بجکر پینتیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا)